غزل

جناب آلم مظفر نگری

کھلتا تو ہے یہ راز مگر موت ہی کے بعد
اک اور زندگی بھی ہے اس زندگی کے بعد

تکمیلِ غم ہوئی ہے غمِ عاشقی کے بعد
میں جل کے خاک ہو گیا دل کی لگی کے بعد

ذکرِ سکوں نہ کیجئے ذوقِ سفر نے پھر
بے چین کر دیا مجھے منزل رسی کے بعد

پھر شمعیں بن رہی ہیں پتنگوں کی خاک سے
پھر بزمِ غم سنورنے لگی برہمی کے بعد

ساقی خودی شناس ہوں وہ دے جو وقت پر
لے آئے ہوش میں مجھے وارفتگی کے بعد

یہ کون اب بتائے کہ وہ جلوہ گاہ میں
سنبھلے تھے کس طرح نگہِ ملتجی کے بعد

اے کامیابِ جلوۂ دنیائے آرزو
ظلمت کا دور بھی ہے یہاں روشنی کے بعد

آتی ہے قبرِ جم سے یہ شام و سحر صدا
ہے یہ مآلِ زندگی شاہنشہی کے بعد

بے خضر راہِ عشق میں رکھتا ہے کیوں قدم
گمراہ ہو نہ جائے کہیں خود روی کے بعد

ہوتا ہے ختم دیکھئے اپنا سفر کہاں
منزل اک اور آ گئی منزل رسی کے بعد

دیتا ہوں یادِ مرگ سے دل کو تسلیاں
ہوتا ہے غم زیادہ جو تھوڑی خوشی کے بعد

اپنے لبوں پہ دیکھتے تھے شاہِ کربلا
کوثر کی ایک موجِ رواں تشنگی کے بعد

تسلیم ہے فضیلتِ شعرِ عرب مجھے
لیکن معارفِ غزلِ فارسی کے بعد

ہے کس قدر حریفِ سکوں زندگی آلم
اک غم بھی لازمی ہے یہاں ہر خوشی کے بعد